إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

شرح چندہ [illegible]

ایڈیٹر غلام نبی

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۰۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج نقرس کے دورہ کی وجہ سے ٹخنہ کے جوڑ میں درد کی شکایت ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ::

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ تا حال بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ::

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی جسم اور جوڑوں میں درد کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے ::

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب لاہور سے جج کیٹی کے اجلاس میں شمولیت کے بعد واپس آ گئے ہیں ::

شیخ یوسف علی صاحب معاون ناظر امور عامہ دو ماہ کی رخصت پر گئے ہیں۔ ان کی جگہ شیخ اللہ بخش صاحب کام کریں گے

کل ۶ ستمبر کو جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ معہ بعض مبلغین جماعت احمدیہ مدراس کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے جائیں گے

مولوی عبد الرحیم صاحب نیر آج چلے گئے ہیں ::

افسوس بابو فضل احمد صاحب بٹالوی کی اہلیہ کلاں بعمر ۷۰ سال بٹالہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج انکی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی کی بعثت کے بغیر دنیا میں سخت عذاب کبھی نہیں آ سکتا۔

یاد رہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت میں موتوں کی کثرت ضروری تھی۔ اور زلزلوں اور طاعون کا آنا ایک مقدر امر تھا۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں۔ کہ جو لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود کے دم سے لوگ مریں گے۔ اور جہاں تک مسیح کی نظر جائے گی اس کا قاتلانہ دم اثر کرے گا۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس حدیث میں مسیح موعود کو ایک ڈائن قرار دیا گیا ہے۔ جو نظر کے ساتھ ہر ایک کا کلیجہ نکالے گا۔ بلکہ معنے حدیث کے یہ ہیں۔ کہ اس کے نفحاتِ طیبات یعنی کلمات اس کے جہاں تک زمین پر شائع ہوں گے تو چونکہ لوگ ان کا انکار کریں گے۔ اور تکذیب سے پیش آئیں گے۔ اور گالیاں دیں گے۔ اس لئے وہ انکار موجب عذاب ہو جائے گا۔ یہ حدیث بتلا رہی ہے۔ کہ مسیح موعود کا سخت انکار ہوگا۔ جس کی وجہ سے ملک میں مری پڑے گی۔ اور سخت سخت زلزلے آئیں گے۔ اور امن اٹھ جائے گا۔ ورنہ یہ غیر معقول بات ہے۔ کہ خواہ نخواہ نیکوکار اور نیک چلن آدمیوں پر طرح طرح کے عذاب کی قیامت آئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے۔ اور اپنی شامتِ اعمال ان پر تھوپ دی ہے مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا۔ بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے۔ اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔ اب ہجری صدی کا بھی چوبیواں سال ہے۔ بغیر قائم ہونے کسی مرسل الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آ گیا۔ جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کر کے داغِ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے۔ کیوں تلاش نہیں کرتے۔ اور تم کیوں اس آیت موصوفہ بالا میں غور نہیں کرتے۔ جو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک ہم ان پر اتمام حجت کے لئے ایک رسول نہ بھیج دیں۔ اب تم خود سوچ کر دیکھ لو۔ کہ کیا یہ غیر معمولی عذاب نہیں۔ جو تم کئی سال سے بھگت رہے ہو۔ تم وہ مصیبتیں دیکھ رہے ہو۔ جن کا تمہارے باپ دادوں نے نام بھی نہیں سنا تھا۔ اور جن کی ہزاروں برس تک اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی" (تجلیات الٰہیہ ص۹تا۱۱)

پچاس سال کا نادر و نایاب علمی خزانہ

(۱) خطبات نور۔ دو جلدوں میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ۱۹۰۱ء سے ۱۹۱۱ء تک کے دس سالہ خطبات جمعہ۔ عیدین و نکاح کا بے نظیر مجموعہ قیمت ہر دو جلد ڈیڑھ روپیہ صرف تیس جلدیں باقی ہیں۔ (۲) رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو (۳) تشحیذ الاذہان (۴) اخبار الفضل کی ابتداء سے آجتک کی تمام جلدیں اور حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفہ اول حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ و علمائے سلسلہ کی دو سو کتابوں کا ایک ایک نسخہ اور ریویو انگریزی کی پہلی پانچ جلدیں بھی رعایتی قیمت پر فروخت کے موجود ہیں۔ انکے علاوہ (۱) قرآن کریم کا ترجمہ سکھلانے کے لئے "ایک سو پندرہ سبقوں کی کتاب" قیمتی بارہ آنہ (۲) قرآن کریم کے دس ہزار سے زائد الفاظ کی لغات القرآن اردو" قیمتی بارہ آنہ (۳) علم توجہ (مسمریزم) کے ذریعہ بیماریوں کے علاج کا طریقہ سکھلانے والی کتاب "طب روحانی" قیمتی آٹھ آنہ (۴) عمدۃ الاحکام مترجم قیمتی ایک روپیہ دس آنہ سلسلہ کی پرانی اور نایاب کتابیں منگوانے کا پتہ حکیم محمد عبد اللطیف منشی فاضل تاجر کتب خانہ ایشیائی قادیان۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) (نوٹ) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا رشتہ

صحیح النسب اعلیٰ خاندان کا سندی سید صالح نوجوان عمر ۲۵ سال تعلیم سنیئر کیمبرج تک خوش رو خوش مزاج خوش حال ادیب آمدنی ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پیدائشی احمدی دہلی کا رہنے والا ہے۔ کیسا سطے اعلیٰ خاندان کی خوشرو۔ خوش خو۔ تعلیم یافتہ احمدی لڑکی کی ضرورت ہے مالحت اور ذات پات کی پابندی نہیں۔ المشتہر۔ سکرٹری انگلن کالج انگلن روڈ دہلی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشتہ درکار ہے

ایک اعلےٰ عہدہ پر فائز مخلص احمدی کی ہمہ صفت موصوف لڑکی کے لئے رشتہ درکار ہے لڑکی امور خانہ داری سے بخوبی واقف اور کشیدہ وغیرہ میں نہایت ہنر مند ہے۔ تعلیم پرائمری تک ہے۔ علاوہ ازیں احمدیت کے ساتھ اخلاص رکھنے والی اور دینی امور میں سرگرمی سے دلچسپی لینے والی ہے رشتہ کنوارا برسر روزگار اور مخلص احمدی ہو۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جاویں۔ لائل پور فیکٹری ایریا۔ کوٹھی دار الحمد شیخ محمد محسن امیر جماعت احمدیہ لائل پور۔

کٹ پیس کے نرخوں میں کمی

سربند گاٹھیں اور کھلا مثلاً پاپلین ہر قسم کی چھینٹ ہر قسم ظفر والائتی جاپانی۔ وائل ڈوریا جالی۔ مورو کین بوسکی۔ ساٹن کریپ جارجٹ اور زنانہ مردانہ سوٹوں کے کپڑے۔ نئے ڈیزائن۔ نیا سٹاک آگیا ہے۔ کراچی کے علاوہ ہندوستان بھر میں تھوک مال روزانہ سپلائی ہو رہا ہے۔ بیوپاریوں کو ہر قسم کی سہولت دی جاتی ہے۔ آج ہی نرخنامہ منگا کر آزمائشی آرڈر دیں اس ماہ سے نرخ بہت کم کر دیئے ہیں: بھاٹیز کٹ پیس پوسٹ بکس ۸۶ نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی

ضرورت رشتہ

ایک معزز مخلص نوجوان احمدی عمر پینتیس چھتیس سال جن کی کافی جائداد سیالکوٹ وغیرہ میں ہے۔ پیشہ ٹھیکیداری ساکن اکھنور ضلع جموں بوجہ نرینہ اولاد نہ ہونے کے دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی لکھی پڑھی خوشش سیرت وصورت دیندار امور خانہ داری سے واقف ہو۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ رشتہ کنوارا درکار ہے۔ البتہ سید و قریشی رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔ تمام خط و کتابت بنام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اکھنور ضلع جموں ریاست جموں ہو۔

اردو علم و ادب، تنقید و تعلیم، سیاست و ظرافت
فلمیات و معلومات کا
مصور ماہنامہ
"شاہکار" لاہور

ملک کے فاضل نقاد علامہ تاجور و خواجہ محمود جاوید ایم۔ اے کی ایڈیٹری میں مشرق و مغرب کے بلند ادبیات کا خزینہ بن کر شائع ہو رہا ہے۔ سات رنگ کا بجد حسین سرورق آرٹ کی رنگی و یک رنگی دل کش تصاویر ۲۰x۲۶/۸ کے ۲۷ جہازی صفحات۔ جن میں عام تین رسالوں کے مضامین سماتے ہیں۔

مشاہیر شعراء کی روح پرور نظمیں، وجد آفریں افسانے، اردو ادب اور اصناف ادب پر تاریخی و تنقیدی تبصرے۔ ہندوستان اور آزاد ممالک کے تعلیمی نظریات

ر ... دنیا کے متعلق ...

عربی، فارسی، ہندی زبانوں کے تازہ رسالوں، و دیگر مضامین نظم و نثر کے دلکش حصوں کا انتخاب دیگر شاہکار کے پڑھنے والوں کو ترقی یافتہ زبانوں کے علمی ادبی رسالوں کے ذریعے سے بے نیاز کر دیا جاتا ہے: سالانہ چندہ چھ روپے۔ نمونے کا پرچہ ۵ آنے کے ٹکٹ بھیجکر۔ نادار خریداروں سے رعایتی چندہ بذریعہ پیشگی منی آرڈر صرف للعہ

پتہ: دفتر رسالہ شاہکار بیڈن روڈ لاہور

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۴ ستمبر۔ ملک معظم نے لارڈ گوٹ کو برٹش فیلڈ فورسز کا کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔ آپ گذشتہ جنگ کے دنوں میں کپتان کے عہدہ پر تھے۔ سر ایڈمنڈ آئرن سائڈ کو چیف آف امپیریل سٹاف اور سر والٹر کرک داخلی افواج کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے ہیں۔

آج صبح لنڈن مڈلینڈ اور شمال مشرقی ممالک کے حصوں میں ہوائی حملوں کے خطرہ کے گھنٹے بجائے گئے۔ منسٹری آف انفارمیشن کا بیان ہے کہ اس کی وجہ ایک نامعلوم طیارہ کی پرواز تھی۔ جس کے متعلق جلد ہی یہ علم ہو گیا کہ وہ دشمن کا نہیں تھا۔

ڈاکٹر بینش سابق صدر جمہوریہ چیکوسلواکیہ نے برطانوی وزیر اعظم کو تار دیا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کے باشندے دل و جان سے آپ کے ساتھ ہیں۔ اور جرمنی سے اپنے آپ کو برسرپیکار سمجھتے ہیں۔ گو اس وقت چیک اور سلواک نازیوں کے ظلم وستم کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ مگر ہمیں امید ہے کہ انہیں بہت جلد آزاد کرا سکیں گے۔

آج حکومت ہائے مصر۔ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا اور کینیڈا نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے ان چاروں ممالک میں دفاعی انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں جرمن سفارتخانے اور قونصل خانے اٹھا دیئے گئے ہیں۔ حکومت کینیڈا کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایک لاکھ سپاہی اس جنگ میں شمولیت کے لئے تیار ہیں۔

لنڈن سے تمام عورتوں۔ بچوں اور مریضوں کو باہر بھیج دیا گیا ہے۔

جرمنی کی طرف سے جنگ کے متعلق گمراہ کن پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اگلے روز ایک براڈکاسٹنگ سٹیشن سے اعلان کیا گیا کہ ایک ہندوستانی آپ کو کچھ سنانا چاہتا ہے۔ اس کے بعد ایک خفیف سی آواز میں کہا گیا کہ میں ہندوستانی ہوں اور سات سال سے جرمنی میں آباد ہوں۔ میں نیشنل سوشلزم میں اعتقاد رکھنے والے ہندوستانی نوجوانوں کی طرف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مسٹر گاندھی نے پولینڈ کو پیغام دے کر امن سے غداری

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ایک امریکن عورت تھی۔

جرمنی کی خبریں

برلن ۴ ستمبر۔ کل جرمن کابینہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پولینڈ کے محاذ پر جانے سے پہلے ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا میں دنیا کو مطلع کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جرمنی کے سرحدی خطوط فولاد کی سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں جس طاقت نے ان کے ساتھ ٹکرانے کی کوشش کی وہ پاش پاش ہو جائے گی۔ میں اپنے وطن کی بہادر فوج کے سامنے یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یورپ کی یہ لڑائی بہت جلد ختم ہو جائے گی میں اپنی فوج پر بھروسہ رکھتے ہوئے اسی امید پر میدان جنگ میں جا رہا ہوں۔ اگر مارا گیا تو میری جگہ جنرل گورنگ لے لیں گے

جرمنی کا ایک جنگی اعلان مظہر ہے کہ گو فرانس نے اعلان جنگ کر دیا ہے۔ مگر ابھی تک مغربی سرحدات پر کوئی ایسی کارروائی نہیں ہو رہی۔ جس سے یہ احساس ہو۔ کہ جنگ شروع ہے۔

پولینڈ میں جرمن افواج دریائے وسچولا سے بہت آگے بڑھ چکی ہیں اور کاریڈور کے اکثر علاقہ پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔

جمعہ اور ہفتہ کے روز ۱۲۰ پولش طیارے تباہ کئے جا چکے ہیں۔ شنبہ کی رات تک جرمنی کی فضائی طاقت کے صرف ۲۱ طیاروں کا نقصان ہوا۔

ڈینزگ کے آزاد شہر کے نزدیک ڈشو شہر کو پول افواج نے خالی کر دیا ہے جرمن خبر رساں ایجنسی کا دعوٰی ہے کہ جرمن افواج نے شہر ایڈوسکو پر جو پولش سرحد سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہے اور زیٹو کو دا پر جو وارسا سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے قبضہ کر لیا ہے۔

وارسا کے اوپر فضائی جنگ میں ۷ پولش طیارے تباہ کر دیئے گئے جرمنی کے کسی طیارے کو نقصان نہیں پہنچا۔ جرمن جنگی جہاز

ہیلا اور ڈینیا کی بندرگاہوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ پولینڈ کا ایک تباہ کن جہاز اور دو تحت البحر کشتیاں ڈبو دی گئی ہیں۔ ریل کی پٹریاں اکھاڑ دی گئی ہیں۔ اس وجہ سے کئی گاڑیاں پٹڑیوں سے اتر گئیں۔

حکومت جرمنی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی سمندر میں چونکہ بارود کی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اس لئے جہازوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس سمندر کا رخ کرنے سے اجتناب کریں۔

جرمن افواج نے دریائے وسچولا کو ایک مقام پر عبور کر لیا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر جرمن فوج کا ہراول وسچولا کے کنارے پہنچ گیا ہے نتیجہ یہ ہے کہ کاریڈور میں پولش محاذ اور دفاعی خط ٹوٹ چکا ہے۔ بعض جرمن طیاروں کو جو وسچولا کے ریلوے پل کو بمباری سے تباہ کرنے کی کوشش میں تھے پولینڈ کے طیاروں نے پسپائی پر مجبور کر دیا۔

جنرل وان براؤچ کو جرمن افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ اس کی عمر اس وقت ۵۸ سال کی ہے۔ گذشتہ جنگ کے موقعہ پر یہ شخص جنرل سٹاف کا ایک معمولی افسر تھا۔

پولینڈ کی خبریں

وارسا ۴ ستمبر پولینڈ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اتوار کے دن جرمنی کے ۶۴ طیارے نیچے گرائے گئے۔ اس تصادم میں پولینڈ کے ۱۱ طیارے تباہ ہوئے ایک اعلان میں اعتراف کیا گیا ہے کہ پولش افواج زنبکووا شہر کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئیں۔ شمال کی طرف پولوں نے پکسا اور موسک شہر جرمن افواج سے چھین کر ان پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر کاریڈور میں واقعہ ہیں۔

لنڈن کے پولش سفیر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ صرف اتوار کے روز جرمن ہوائی تاخت سے ۱۵۰۰ آدمی ہلاک ہوئے جن میں زیادہ تر شہری تھے۔ اتوار

کی رات کو جرمنی نے زہریلی گیس بھی استعمال کی

پولینڈ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پولش افواج جرمن افواج کا پوری طاقت کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہیں۔ آج بعض جرمنوں نے ہوائی جہازوں میں سے غباروں کی مدد سے کوڈ کنار ریلوے کے سلسلے کو کاٹنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے

فرانس کی خبریں

پیرس ۴ ستمبر۔ اعلان جنگ کے بعد حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ فرانس کی تمام بری۔ بحری۔ اور فضائی افواج کی نقل وحرکت شروع ہو گئی ہے اور انہوں نے جرمنی پر حملہ بول دیا ہے

فرنچ افواج کا کمانڈر انچیف جنرل گیملین کو مقرر کیا گیا ہے۔ جو گذشتہ جنگ عظیم میں کپتان کے عہدہ پر فائز تھا۔

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۴ ستمبر۔ آج جرمنی کی تین مشہور فرموں کا کاروبار یہاں بند کر دیا گیا۔ پولیس نے تمام سٹاک کو قبضہ میں کر کے وہاں پہرہ لگا دیا۔ اور مالکان کو اپنی حراست میں لے لیا۔ ان فرموں میں سے سیمنز لمیٹڈ ہے۔ جو سامان بجلی کی مشہور دکان ہے اور دوسری بیئر ز کی دوائیوں کی مشہور دکان ہے

شملہ ۴ ستمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے گزٹ کیا ہے۔ کہ ۴ ستمبر سے انڈین ٹریٹوریل فورس کی ۱۴ پلٹنوں کو طلب کر لیا گیا ہے۔ ان میں فرسٹ پنجاب رجمنٹ ۱۴ ویں پنجاب رجمنٹ اور ۱۵ ویں پنجاب رجمنٹ بھی شامل ہیں۔

لاہور ۴ ستمبر۔ جنگ کی خبر نے تجارت پر تکلیف دہ اثر کیا ہے۔ دکاندار اشیاء کی قیمتیں اندھا دھند بڑھاتے جاتے ہیں۔ اور بھاؤ سرعت سے تیز ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض دکاندار تو سودا کرنے کے بعد مکر جاتے ہیں۔ ایک افراتفری مچی ہوئی ہے۔

کھٹمنڈو ۴ ستمبر۔ حکومت نیپال نے ملک معظم کی حکومت کو اطلاع دی ہے۔ کہ اس کی آٹھ ہزار فوج اس کی مدد کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر وقت تیار ہے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے اس پیش کش کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

۵ر ستمبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ حکومت ریڈیو کے لائسنس منسوخ کرنے پر غور و خوض کر رہی ہے۔

شملہ ۵ر ستمبر۔ آج سہ پہر کو گاندھی جی نے وائسرائے سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی۔ ان کے بعد مسٹر جناح نے ملاقات کی۔

متفرق خبریں

ٹوکیو ۵ر ستمبر۔ وزیر اعظم جاپان نے اعلان کیا ہے کہ جاپان اس جنگ میں غیر جانبدار رہے گا۔ کیونکہ جاپان اپنی توجہات کو فی الحال چین کے مسائل پر ہی مرکوز رکھنا چاہتا ہے۔

قاہرہ ۵ر ستمبر۔ آج حکومت مصر نے حکومت برطانیہ کو اپنی امداد کا یقین دلاتے ہوئے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ جرمن سفارت خانے کو مصر سے چلے جانے کا پاسپورٹ دیا گیا۔ حکومت برطانیہ اور حکومت مصر متفقہ طور پر نہر سویز کی حفاظت کے انتظامات کر رہی ہیں۔

برسلز ۵ر ستمبر۔ بلجیم نے سرکاری طور پر تمام متعلقہ ممالک کو اطلاع دیدی ہے کہ وہ اس جنگ میں غیر جانبدار رہیگا۔

رنگون ۴ر ستمبر۔ اعلان جنگ کی اطلاع موصول ہونے پر فوجی سرگرمی شروع ہوگئی ہے۔ سرحدوں کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ برمائی امدادی فوج کے رائل توپ خانہ کو جنگ کی سروس کے لئے بلایا گیا ہے۔

لاہور ۵ر ستمبر۔ حکومت پنجاب کو اس مطلب کی تجاویز موصول ہو رہی ہیں کہ ان سرکاری بنجر رقبوں میں سے جن میں حویلی پروجیکٹ کے ذریعہ آبپاشی کی جائے گی خاص خاص قوموں یا قبائل کے افراد کو اراضی عطا کی جائے۔ حکومت نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا۔ کہ اس اراضی کو کس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ لیکن وہ عوام کو یقین دلانا چاہتی ہے۔ کہ تمام معقول مطالبات پر کما حقہ غور کیا جائیگا۔

یاد رہے کہ موجودہ اراضی کا رقبہ بہت محدود ہے۔

لنڈن ۵ر ستمبر۔ اس وقت تک حبشہ میں پوری طرح سے امن قائم نہیں ہو سکا۔ حبشی قبائل نے اٹلی کو بہت تنگ کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسولینی ہیل سلاسی (سابق شاہ حبشہ) کو واپس بلانا چاہتا ہے۔

مدراس ۵ر ستمبر۔ آج مسٹر سبھاش چندر بوس سے سردار پٹیل نے درخواست کی ہے کہ موجودہ حالات پر غور کرنے کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس واردہا میں طلب کیا گیا ہے۔ اس میں وہ بھی شریک ہوں۔ مسٹر بوس نے دعوت قبول کر لی ہے۔ سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ اور آپ بھی شامل ہونگے۔

دہلی ۵ر ستمبر۔ جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس نے اعلان کیا ہے گاندھی جی سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۸ر ستمبر کو واردہا میں ہو۔

سٹاک ہالم ۵ر ستمبر۔ حکومت ہالینڈ نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ شب ہالینڈ پر بعض ہوائی جہاز پرواز کرتے ہوتے پائے گئے۔ اور سگنل کے باوجود شناخت نہ کئے جا سکے۔ حکومت ہالینڈ نے جنگ کے دونوں فریقوں سے اس بارہ میں استفسار کیا ہے۔ کہ یہ کس کے تھے اور آئندہ کسی فریق کی طرف سے ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

لاہور ۵ر ستمبر۔ وزیر اعظم پنجاب کے متعلق جو یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ وہ جنگی خدمات کے سلسلہ میں اپنے فرائض کسی اور کے سپرد کرنے والے ہیں۔ اس کی تردید ہوگئی ہے۔ اور سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ جنگ کے متعلق اپنی خدمات وزارت عظمیٰ کے فرائض کے علاوہ ادا کریں گے۔

فلسطین کے یہودیوں نے حکومت برطانیہ کو یقین دلا دیا ہے کہ یہودی مرد اور عورتیں جنگ میں اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار رہیں۔

جماعت احمدیہ مہت پور کا سالانہ جلسہ

حسب معمول اس مرتبہ بھی جماعت احمدیہ مہت پور ضلع ہوشیارپور میں جو تحریک جدید کا قائم کردہ مرکز ہے ۔ ۱۵ و ۱۶ر ستمبر کی تاریخیں سالانہ جلسہ کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ اس کی ملحقہ تاریخوں یعنی ۱۷ و ۱۸ر ستمبر کو تکیریاں میں جلسے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اس تمام علاقہ میں اجتماعی طور پر پیغام حق سنایا جائے۔ گذشتہ جلسوں نے لوگوں کی طبیعتوں پر اچھا اثر کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بعض سعید فطرت اصحاب نے حق کو قبول بھی کیا ہے۔ ایسے موقعوں پر مناظرہ ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وہاں پہنچ کر ثواب میں حصہ لیں۔ اردگرد کے علاقہ کے وہ اصحاب جو اپنے وقف کردہ عرصہ میں اسی جگہ کام کر چکے ہیں ان کا خاص طور پر اس موقعہ پر تشریف لانا ضروری ہے۔

انچارج تحریک جدید

جنگ کے متعلق برطانوی اخبارات کی آراء

ڈیلی ٹیلیگراف - ہم سچائی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ظالمانہ حملوں کا خاتمہ کرنے کیلئے برطانیہ میدان میں آیا ہے۔ برطانیہ جرمنی کو تباہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ نازی ازم کو بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس نے کمزور اقوام کو تباہ کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

ڈیلی ہیرلڈ جرمن باشندوں سے ہمارا جھگڑا نہیں۔ ہمارا جھگڑا ظالم۔ جفاکار وحشی۔ اور درندہ صفت نازی ڈکٹیٹر سے ہے۔ لڑائی تہذیب اور وحشت، انصاف اور ظلم کے درمیان ہے۔ ہم دنیا کے امن اور نسل انسانی کی حفاظت کے لئے لڑ رہے ہیں۔

نیوز کرانیکل یہ ملک گیری کی جنگ نہیں۔ بلکہ دنیا کے امن تہذیب تمدن انصاف آزادی اور سچائی کو بچانے کے لئے یہ جنگ لڑی جا رہی ہے۔

ڈیلی میل ہٹلر ایک پست اخلاق۔ ظالم۔ وحشی اور درندہ انسان ہے جس کے مونہہ میں کمزور قوموں کا خون لگا ہوا ہے۔ وہ اندھا ہے۔ ہم اس کا دماغ صحیح کرنے کے لئے میدان میں آ رہے ہیں۔

جنگ کے متعلق مدبرین برطانیہ کے خیالات

مسٹر چیمبرلین میں وہ دن دیکھنے کے لئے زندہ رہوں گا جب ہٹلرازم تباہ ہو جائیگا اور یورپ میں پھر امن اور آزادی بحال ہو جائے گی۔

مسٹر گرین وڈ تعطل کی ذلت آمیز ساعت ختم ہوگئی۔ میں پولینڈ والوں کو ان کے تحمل۔ سکون اور بردباری پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ہمارے دل پولینڈ کے ساتھ ہیں اور ہماری طاقت ان کی پشت پر ہے ہم دنیا کے امن کو قائم رکھنے کے لئے نازی ازم اور ہٹلری بربریت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دینا چاہتے ہیں۔

مسٹر چرچل ہم یہ جنگ دنیا سے بربریت اور وحشت کو تباہ کرنے کیلئے لڑ رہے ہیں۔

مسٹر لائیڈ جارج ایک ڈاکو جس کی پشت پر فوج ہے۔ دنیا کے امن کو تباہ کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ اس نے پولینڈ پر حملہ کر کے اپنے وحشی پن کا ثبوت دیا ہے۔ ہم اس وحشت و بربریت کو تباہ کر کے رکھ دیں گے۔ ہم گذشتہ جنگ میں حق کے لئے فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ اور اب بھی ہمیں فتح حاصل ہوگی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی میعاد

جن جماعتوں اور افراد کا چندہ تحریک جدید ۷ ستمبر کی شام تک مرکز میں پہونچ جائے گا۔ ان کی ادائیگی ۵ اگست کی میعاد کے اندر سمجھی جائے گی۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کا نہایت ضروری اعلان

اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کیلئے اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرنے والوں کو یاد رہے۔ کہ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کو دریافت طلب امور کے لئے براہ راست فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے خط وکتابت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ توسط میں خطوط کے گم ہو جانے کے علاوہ دیر سے جواب ملنے کا بھی خطرہ ہے۔ پس تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے متعلق ہر قسم کی خط وکتابت براہ راست فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے ہونی چاہیئے۔ احباب یہ بات اچھی طرح سے نوٹ فرمالیں:۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مہتہ عبد الخالق صاحب قادیانی کے لئے درخواست دعا

بغداد سے بیروت کو روانگی کی اطلاع کے بعد جہاں سے وہ ۲۲ اگست کو روانہ ہو کر ٹریسٹ اور پیرس سے ہوتے ہوئے لنڈن سے ۴ ستمبر کے جہاز پر امریکہ جانے والے تھے ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ البتہ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن نے اپنے خط ۲۶ اگست میں لکھا ہے۔ کہ عزیزم عبد الخالق صاحب کا مکتوب بیروت سے لکھا ہوا پہونچ گیا ہے۔ یہاں پہونچنے کا صحیح وقت تو وہ نہیں بتا سکے۔ بہر حال یہاں سے دریافت کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور ان کی سہولت کے لئے جو کچھ ہو سکے گا انشاء اللہ تعالےٰ کروں گا۔ عزیزم عبد الخالق صاحب ۲۹ اگست کو یہاں پہونچیں گے۔ یہ اطلاع قادیان میں ۲ ستمبر کو پہونچی۔ اس کے بعد کی کوئی خبر نہیں۔

یورپ کی موجودہ خطرناک حالت اور اعلان جنگ ہو جانے کے باعث مہتہ عبد الخالق صاحب کے متعلق تشویش اور خطرات پیدا ہو رہے ہیں۔ خشکی اور تری دونوں قسم کے رستوں کے رک جانے کی وجہ سے نہ معلوم ان کو کہاں رکنا پڑ گیا ہو۔ احباب سفر میں خیریت سے رہنے اور جلد منزل مقصود تک بخیریت پہونچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

"الفضل" میں جنگ کی خبروں کا بہترین انتظام

اگرچہ "الفضل" کے لئے یہ ممکن نہیں کہ لاہور ایسے مرکزی شہر سے جہاں تار اور ڈاک کی تمام سہولتیں میسر ہیں، شائع ہونے والے روزانہ اخبارات کے ساتھ تمام خبریں پیش کر سکے۔ لیکن اس میں خاص بات یہ ہے۔ کہ جنگ کے متعلق تمام اہم اور ضروری خبریں ناظرین کی سہولت کے لئے ایک خاص ترتیب کے ساتھ مجموعی طور پر ایسے رنگ میں پیش کر رہا ہے۔ کہ پڑھنے والا تھوڑے سے وقت میں نہایت تمام باتوں سے باخبر ہو جاتا ہے۔ یہ بات اور کسی روزانہ اردو اخبار میں نہیں پائی جاتی۔ پس جنگ کی خبروں کی خاطر بھی "الفضل" ہی منگانا چاہیئے۔

(مینیجر)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲۱۷	مبارک بیگم صاحبہ	لاہور
۱۲۱۸	غلام نبی صاحب	جہلم
۱۲۱۹	علی محمد صاحب	جالندھر
۱۲۲۰	غلام محمد صاحب	جھنگ
۱۲۲۱	ملک احمد صاحب	سرگودہا
۱۲۲۲	ملک محمد صاحب	"
۱۲۲۳	ملک غلام محمد صاحب	"
۱۲۲۴	عالم بیگم صاحبہ	"
۱۲۲۵	متاع محمد صاحب	"
۱۲۲۶	جان بی بی صاحبہ	"
۱۲۲۷	شیر محمد صاحب	"
۱۲۲۸	بخت بھری صاحبہ	"
۱۲۲۹	مراد بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۰	بشرےٰ بیگم صاحبہ	"
۱۲۳۱ تا ۱۲۳۷	ملک غلام حسین صاحب معہ اہل وعیال ۷ کس	"
۱۲۳۸	میمونہ بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۹	رشیم بی بی صاحبہ	ٹھقر پارکر سندھ
۱۲۴۰	مقصودہ بیگم صاحبہ	فیروزپور
۱۲۴۱	غلام محمد صاحب	گجرات
۱۲۴۲	محمد شجاع الدین صاحب	کرنال
۱۲۴۳	محمد منیر صاحب	جالندھر
۱۲۴۴	اصغری بیگم صاحبہ	ہوشیارپور
۱۲۴۵	عبد اللطیف صاحب	گوجرانوالہ
۱۲۴۶	غلام احمد صاحب	ریاسی
۱۲۴۷	عبد اللہ صاحب	"
۱۲۴۸	خونمی صاحبہ	"
۱۲۴۹	حافظ علی محمد صاحب	شیخوپورہ
۱۲۵۰	شاہ محمد صاحب	جالندھر
۱۲۵۱	اسمٰعیل خان صاحب	رتناگری
۱۲۵۲	محمد سعید صاحب	ریاسی
۱۲۵۳	فضل الدین صاحب	گورداسپور
۱۲۵۴	فاطمہ بی بی صاحبہ	لائل پور
۱۲۵۵ تا ۱۲۶۰	بیگم بی بی صاحبہ معہ بچگان ۵ کس	گوجرانوالہ
۱۲۶۱	شریفاں صاحبہ	گورداسپور
۱۲۶۲	عبد اللہ صاحب	ہوشیارپور
۱۲۶۳	امتیاز بی بی صاحبہ	"
۱۲۶۴	مسماۃ چاند بی بی صاحبہ	"
۱۲۶۵	جنت بی بی صاحبہ	"
۱۲۶۶	خیر النساء صاحبہ	"
۱۲۶۷	زبیدہ خاتون صاحبہ	"
۱۲۶۸	صغراں بی صاحبہ	"
۱۲۶۹	زینب بی صاحبہ	"
۱۲۷۰	اللہ دتا صاحب	کوئٹہ
۱۲۷۱	سکندر بخت صاحب	مین پوری
۱۲۷۲	نفیس بیگم صاحبہ	"
۱۲۷۳	غلام حیدر صاحب	پشاور
۱۲۷۴	محمد اسمٰعیل صاحب	منٹگمری
۱۲۷۵	خدیجہ بیگم صاحبہ	سرگودہا
۱۲۷۶	خان محمد صاحب	"
۱۲۷۷	مریم بی بی صاحبہ	شیخوپورہ
۱۲۷۸	مشتاق احمد صاحب	ہوشیارپور
۱۲۷۹	شیخ دین محمد صاحب	کوہاٹ
۱۲۸۰	نور الدین عبد القادر صاحب	بلگام
۱۲۸۱	محمد اکرم صاحب	لاہور
۱۲۸۲	مرید احمد صاحب	ڈیرہ غازیخاں
۱۲۸۳	ماہی صاحب	گورداسپور
۱۲۸۴	تاج الدین صاحب	ہوشیارپور
۱۲۸۵	محمد بخش صاحب	نوابشاہ سندھ
۱۲۸۶	نور بیگم صاحبہ	شیخوپورہ
۱۲۸۷	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
۱۲۸۸	خاتون بی بی صاحبہ	"
۱۲۸۹	محمد علی صاحب	سیالکوٹ
۱۲۹۰	پیر اندتا صاحب	"
۱۲۹۱	بشیر احمد صاحب	جھنگ
۱۲۹۲	جلال بی بی صاحبہ	شاہ پور
۱۲۹۳	فتح بی بی صاحبہ	"
۱۲۹۴	اہلیہ قاضی محمد اسحاق صاحب	کراچی
۱۲۹۵	فقیر محمد صاحب	پونچھ
۱۲۹۶	رشیدہ بیگم صاحبہ	ہوشیارپور
۱۲۹۷	امیر بی بی صاحبہ	گورداسپور

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں خداتعالیٰ کی قہری تجلّی کا پھر ظہور

جب اللہ تعالےٰ اصلاح خلق کے لئے کوئی مامور مبعوث فرماتا ہے۔ تو اس کی سنت ہے۔ کہ لوگوں کی غفلت دُور کرنے اور ان کی بے حسی اور جمود کو بیداری و ہوشیاری میں تبدیل کرنے کے لئے زمین و آسمان میں ایسے نشانات بھی ظاہر فرماتا ہے۔ جو قلوب میں ہیجان پیدا کر دیتے اور عقل سلیم رکھنے والوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ کہ ان حادثات و نوائب کا کیا سبب ہے؟ دُنیا خداتعالےٰ کو بھول کر عیش و آرام کی راہوں پر بڑی سُرعت سے گامزن ہوتی ہے۔ لوگوں کی تمام کوششوں اور مساعی کا محور دُنیا کمانا اور دُنیا میں ہی بآرام زندگی بسر کرنا ہوتا ہے۔ وہ بھول جاتے ہیں۔ اس بات کو کہ خداتعالےٰ نے انہیں کیوں پیدا کیا۔ وہ بھول جاتے ہیں۔ اس بات کو کہ خداتعالےٰ نے ان کے ذمہ کیا فرائض عائد کئے ہیں۔ اور وُہ بھول جاتے ہیں۔ ان تمام ذمہ واریوں کو جو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ وُہ ارضی ترقیات کو اپنا منتہیٰ قرار دے کر سفلی خواہشات کو پورا کرنے میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ اور کلیۃً خدا اور یوم آخر کو فراموش کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ بنی نوع انسان پر رحم فرماتے ہُوئے اپنے کسی برگزیدہ انسان کو خلعتِ ماموریت سے سرفراز فرما کر اصلاح عالم کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ جس کے ایک ہاتھ میں آب حیات کا جام دے دیتا اور دوسرے ہاتھ میں زہر ہلاہل رکھ دیتا ہے پھر دُنیا کو اختیار دیتا ہے۔ کہ وُہ اگر چاہے۔ تو آب حیات پی لے۔ اور اگر چاہے۔ تو زہر ہلاہل نوش کرلے۔ وُہ خوش قسمت لوگ جن کے متعلق یہ مقدر ہوتا ہے۔ کہ وُہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔ اُس مامور کی آواز پر آمنا و صدقنا کہتے ہُوئے اس کے جھنڈے تلے جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر وُہ جن کے حصہ میں یہ سعادت نہیں ہوتی۔ مخالفت پر اُتر آتے ہیں۔ اور بجائے اپنے گناہوں پر نادم ہونے کے بدزبانی اور ایذارسانی پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ تب خداتعالےٰ کی غیرت بھڑکتی ہے۔ اور اس کا شعلۂ غضب متمردین کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انبیاء و مرسلین کا محض انکار ایسی چیز نہیں جس کی وجہ سے دُنیا میں مواخذہ ضروری ہو۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کے متعلق قیامت کو ہی بازپُرس ہوگی۔ ہاں اگر لوگ فسق و فجور میں بڑھ جائیں۔ اور گناہوں کا سیلاب عظیم چاروں طرف بہتا دکھائی دے تو اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وُہ اسی دُنیا میں بدکرداروں کو کیفر کردار تک پہونچاتا ہے۔ اور دُنیا میں ہی ان کو ہلاک کر کے دُوسروں کے لئے سرمایۂ عبرت بنا دیتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی قرآن کریم سے یہ امر بھی ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے عذاب بالعموم مامور کے زمانہ میں ہی آیا کرتے ہیں۔ تا لوگوں کے اندر جب بیداری پیدا ہو۔ تو وُہ خداتعالےٰ کے مامور کو قبول کریں اور اپنی عاقبت کو درست کرلیں۔

دورِ حاضرہ میں اللہ تعالےٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تو گو ایک قلیل حصہ نے آپ کو قبول کیا۔ اور آپ کے دعاوی کو صدق دل سے تسلیم کر لیا۔ مگر بہتوں نے انکار کیا۔ اور آپ کی اصلاحی کوششوں کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ تب اللہ تعالےٰ نے ان کی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اتارنے کے لئے کئی قسم کے نشانات ظاہر فرمائے۔ ان نشانات میں سے بعض آسمانی تھے۔ اور بعض زمینی۔ بعض فضائی تغیرات سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بعض اور رنگ میں ظہور پذیر ہُوئے۔ پھر یہ نشانات بادشاہوں نے بھی دیکھے اور رعایا نے بھی۔ ہندوستان والوں نے بھی دیکھے اور غیر ممالک والوں نے بھی۔ مذہبی لوگوں نے بھی دیکھے۔ اور غیر مذہبی لوگوں نے بھی۔ اور باوجود اس بات کے کہ خداتعالےٰ نے کوئی کسر ان نشانات کے دکھانے میں نہیں اٹھا رکھی پھر بھی اہل دُنیا کا تمرد ہٹ نہ سکا۔ ان کی سرکشی قائم رہی۔ اور وہ خدائے یگانہ کی طرف متوجہ نہ ہُوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کی اس قساوتِ قلبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا نے بہرے لئے وُہ نشان دکھائے۔ کہ اگر وُہ اُن امتوں کے وقت نشان دکھلائے جاتے۔ جو پانی اور آگ اور ہوا سے ہلاک کی گئیں۔ تو وُہ ہلاک نہ ہوتیں۔ مگر اس زمانہ کے لوگوں کو میں کس سے تشبیہ دُوں۔ وُہ اس بدقسمت کی طرح ہیں جس کی آنکھیں بھی ہیں۔ پر دیکھتا نہیں۔ اور کان بھی ہیں۔ پر سنتا نہیں۔ اور عقل بھی ہے۔ پر سمجھتا نہیں۔ میں ان کے لئے روتا ہوں۔ اور وُہ مجھ پر ہنستے ہیں۔ اور میں ان کو زندگی کا پانی دیتا ہوں۔ اور وُہ مجھ پر آگ برساتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی)

ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ خداتعالےٰ انذاری نشانات اس وقت تک دکھاتا چلا جائے۔ جب تک لوگ سیدھے رستہ پر نہ آجائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذیل کے الفاظ میں اسی طرف توجہ دلائی ہے:-

"وُہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں۔ کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔"

پھر بطور نتیجہ یہ امر بیان فرمایا۔ کہ جب یہ ہولناک نشانات پے در پے ظاہر ہوں گے۔ تو "انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہوں گے۔"

پیشگوئی میں بے شک زلزلہ کا ذکر ہے مگر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود تحریر فرمایا ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ اس سے مراد زمین کو تہ و بالا کرنے والا ہی زلزلہ ہو۔ بلکہ اس سے مراد کوئی اور جانکاہ اور جاگداز اور فوق العادت عذاب بھی ہو سکتا ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

وحیٔ حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وُہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھُ اور ہی قسموں کی مار
کچھ ہی ہو پر وُہ نہیں رکھتا زمانہ میں نظیر
فوقِ عادت ہے کہ سمجھا جائیگا روزِ شمار

یورپ کی موجودہ جنگ واقعہ میں ایک فوق العادت عذاب ہے۔ اور آج دُنیا متفقہ طور پر تسلیم کر رہی ہے۔ کہ اس ہلاکت آفریں جنگ کے بعد دُنیا کا نقشہ بالکل پلٹ جائیگا۔ نئی زمین اور نیا آسمان بنے گا۔ پس موجودہ جنگ یورپ بھی ان انذاری نشانات میں سے ایک بہت بڑا نشان ہے۔ جن کی قبل از وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی گئی۔ اور جو آپ کی صداقت کے ثبوت میں خداتعالےٰ نے ظاہر فرمائے۔ کاش لوگ اپنے اندر نیکی اور تقویٰ پیدا کریں۔ اور خداتعالےٰ کے اس مامور پر ایمان لائیں

جنگ کے ہولناک ایام میں رجوع الی اللہ

(۱)

امن عالم کو تباہ و برباد کر دینے والی مہیب گھڑی جس سے بچنے کی ایک عرصہ سے تدبیریں اور تجویزیں ہو رہی تھیں۔ آخر سر پر آ پہونچی۔ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر کے ساتھ امن کی تمام گفت و شنید ناکام ثابت ہوئی۔ صدر امریکہ مسٹر روزویلٹ شاہ اٹلی اور پوپ کی امن کے متعلق تمام اپیلیں اس موقعہ پر کارگر نہ ہوئیں۔ اسی طرح ڈیوک آف ونڈسر۔ بلجیم کے بادشاہ اور برطانیہ کے وزیر اعظم نے امن کے قیام کے متعلق جو کوششیں کیں۔ وہ بھی اس خوفناک جنگ کو روک نہ سکیں۔ اور آخر ۳ ستمبر کو باقاعدہ طور پر یہ اعلان کر دیا گیا۔ کہ چونکہ صلح سے متعلق سب تجویزیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اس لئے اب جنگ ناگزیر ہے۔ اور اس کا آغاز ہوتا ہے

(۲)

پچیس سال کا عرصہ ہوا جب یورپ میں ایک جنگ نے جنگ عظیم کا نام پا کر تہلکہ مچا دیا تھا۔ اور تہذیب و تمدن کا گہوارہ کہلانے والے ممالک نے وہ خون کی ہولی کھیلی تھی کہ الامان والحفیظ۔ لاکھوں انسان تباہ اور برباد ہوئے۔ لاکھوں عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے۔ اور زخمیوں کی تعداد کا تو کوئی شمار ہی نہ تھا۔ آج بھی جب اس جنگ پر ربع صدی سے زیادہ زمانہ گزر چکا ہے۔ اس وقت کے زخم رسیدہ اور اپاہج موجود ہیں۔

دنیا اس خطرناک جنگ کے بعد خیال کرتی تھی۔ کہ اب امن کا زمانہ بہت دراز ہوگا۔ اور گزشتہ تباہی اور بربادی سے عبرت حاصل کرتے ہوئے اب ایسی جنگ کی نوبت نہیں آئے گی۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یورپ آج پھر اس خونیں داستان کو دہرانے لگا ہے۔ اور پہلے سے بہت زیادہ ہولناک رنگ میں۔ چنانچہ موجودہ وقت میں انتہائی زور شور سے جنگ کی تیاریاں کی گئی ہیں۔ کروڑوں پونڈ اس کے سامانوں پر خرچ کئے گئے ہیں اور دنیا کی تباہی کے لئے ایسی ایسی خطرناک ایجادیں کی گئی ہیں۔ جن کا گزشتہ جنگ میں نام و نشان بھی نہ تھا ان حالات کی بناء پر یقین کیا جاتا ہے کہ اس جنگ کے نتیجہ میں ایسی ہولناک بربادی ہوگی۔ کہ لوگ گزشتہ جنگ عظیم کی تباہی کو بھول جائیں گے۔

(۳)

ایسے خطرناک وقت میں مصائب اور مشکلات سے مخلصی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف کامل رجوع کیا جائے۔ نہایت ہی عاجزی اور فروتنی کے ساتھ اس سے التجائیں اور دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ دنیا کو اس تباہی سے نجات دے۔ اور اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی خشیت دل میں پیدا کی جائے۔ اس کے احکام کی پیروی کی جائے۔ اور اس کے فرستادوں پر ایمان لایا جائے۔ اللہ تعالےٰ ایک قادر و توانا ہستی ہے۔ جس کی طاقتیں اور قدرتیں بے انداز ہیں۔ اگر دنیا کے لوگ اس کے احکام کی متابعت میں مصروف ہو جائیں۔ تو یقیناً وہ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی .... یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا تعالےٰ کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

پس ان خوفناک ایام میں کامل طور پر خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور کثرت کے ساتھ اس سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ کہ وہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔ اور دنیا میں حق اور صداقت قائم کرے۔ اس نازک وقت میں جو اپیلیں کی جا رہی ہیں۔ ان میں صاف طور پر یہ کہا گیا ہے۔ کہ جنگ محض ہتھیاروں سے فتح نہ ہوگی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف جھکنے اور اس کے حضور دعائیں کرنے سے حقیقی امن کی فضاء پیدا ہوگی۔ چنانچہ ملک معظم نے ۳ ستمبر کو جو تقریر براڈکاسٹ کی اس میں فرمایا۔

”ہمیں بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تاریک مستقبل ہمارے آگے ہے۔ جبکہ ساری دنیا میدان کارزار بن کر رہ جائے گی۔ لیکن ہمیں دلوں میں صداقت کے لئے صف آراء ہو جانا چاہیئے۔ اور خود کو خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہم میں سے ہر شخص کو ہر مصیبت اور قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ خدا کی مدد سے ہم فتح پائیں گے۔ خدا ہم پر اپنا سایہ ڈالے۔ اور ہماری حفاظت کرے۔“

اسی طرح ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند نے جو تقریر کی اس میں فرمایا

”اس نہایت مشکل اور آزمائشی مرحلہ میں جو ہمارے سامنے درپیش ہے فتح صداقت کی فتح صرف ہتھیاروں کے ذریعہ ہی حاصل نہیں ہوگی۔ ہم میں سے ہر ایک کو ان تمام اندرونی اور روحانی طاقتوں پر یقین کرنا ہوگا۔ جو زندگی تمام نازک ترین مراحل میں حقیقی اور ناکام ہونے والی طاقت اور مضبوطی کا سرچشمہ ہوتی ہیں۔“

خاکسار:۔ ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل

قادیان

ہندوستان کے لیڈران کے نام خطبہ نمبر جاری کرنیوالے اصحاب

مندرجہ ذیل احباب نے ہندوستان کے لیڈران کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ گزشتہ تعداد ۳۲ تھی۔ مزید پانچ پرچے جاری ہونے سے اب تعداد ۲۷ رہ گئی ہے۔ امید ہے دوسرے احباب بھی جنہوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ توجہ فرمائیں گے۔

(۱) مکرم چودھری غلام رسول صاحب شاہ پور جہانیاں سندھ — ایک پرچہ
(۲) " میاں احسان الٰہی صاحب کلکتہ — " "
(۳) " شیخ غلام حسین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی — " "
(۴) " محمد دین احمد صاحب رانچی — دو پرچے

خاکسار۔ منیجر الفضل

معاونین الفضل کا شکریہ

عرصہ زیر رپورٹ (اگست کا آخری نصف) میں الفضل کے کل ۱۲ نئے خریدار بنے۔ ان میں سے گیارہ اصحاب نے از خود خریداری قبول کی۔ اور ایک خریدار حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مرحمت فرمایا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس عرصہ میں خطبہ نمبر کے تین خریدار بنے۔

خاکسار۔ منیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی احمد صاحب کے متعلق "پیغام صلح" کے مضامین

میں نے ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء کے اخبار "الفضل" میں غیر مبائعین کے "سب سے بلند پایہ عالم" کے حالات پر کچھ روشنی ڈالتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ جب مولوی احمد صاحب نے لاہور میں اپنی سابقہ قدر نہ دیکھی۔ تو اپنے وطن تشریف لے آئے اور یہاں آکر بیمار ہو گئے ::

۲ - مولوی صاحب موصوف نے مولوی محمد علی صاحب کو خط لکھا۔ کہ علاج کے لئے مدد کی جائے۔ مگر لاہور والوں نے کچھ لیت و لعل کی۔ اس پر مولوی احمد صاحب نے ان کی پارٹی سے بیزاری کا اعلان کر دیا ::

۳ - مولوی محمد علی صاحب کو مولوی احمد صاحب نے اطلاع دی۔ کہ میں نے اپنے عقائد ترک کر دیئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے دعاوی سے رجوع کر لیا ہے

۴ - مولوی محمد علی صاحب نے ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب کو راولپنڈی سے ٹوپی بھیجا۔ مگر وہ اس وقت خالی ہاتھ گئے رہتے ::

۵ - ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب بار دیگر ٹوپی گئے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے کچھ پیغام وغیرہ لے گئے۔ مگر مولوی صاحب موصوف ان کے پہنچنے سے پہلے فوت ہو کر دفن ہو چکے تھے ::

۶ - مولوی صاحب موصوف ۲ - یا ۳ - جولائی ۱۹۳۹ء کو فوت ہوئے۔ مگر "ترجمان سرحد" پشاور نے جس کو میں نے غلطی سے "پیغام سرحد" لکھا تھا۔ ان کی وفات سے قریباً بیس دن پہلے "تحصیل صوابی میں مرزائیت کا خاتمہ" کے عنوان سے ان کے ارتداد کا اعلان کیا تھا۔

۷ - مولوی صاحب موصوف کے ساتھ ان کے دونوں بیٹوں ماسٹر صاحب الدولہ صاحب ماسٹر محمد اسحاق صاحب اور محمد افضل صاحب کے نام بھی اعلان کرنے والوں میں شامل تھے ::

۸ - میں نے یہ بھی لکھا تھا۔ مولوی محمد صاحب برادر کلاں مولوی احمد صاحب نے غیر احمدیوں میں اعلان کیا۔ کہ ہم سب دوبارہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح مولوی احمد صاحب کا جنازہ غیر احمدیوں نے پڑھا ::

۹ - میں نے آخر میں جناب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رئیس ٹوپی۔ جناب ڈاکٹر فتح دین صاحب مقیم ٹوپی۔ اور جناب ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب غیر مبائع مقیم راولپنڈی کو ان واقعات کا گواہ ٹھہرایا تھا ::

کچھ دنوں کے بعد سنا گیا۔ کہ ایڈیٹر "پیغام صلح" نے میرے اس مضمون پر کچھ اظہار خیال کیا ہے۔ مگر کئی دن تک مجھے اخبار "پیغام صلح" دستیاب نہ ہو سکا پھر سنا کہ مزید کچھ لکھا گیا ہے۔ آج بڑی جد و جہد کے بعد دونوں پرچے مل گئے۔ مطالعہ سے معلوم ہوا۔ کہ دونوں کا مضمون واحد ہے ::

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کو اصل واقعات کی تردید کی نہ تو جرأت ہوئی۔ اور نہ امید ہے۔ کہ ہو سکے۔ البتہ اپنی پارٹی کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی ضرور کوشش کی ہے۔ جس کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی ::

مجھے یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ میرے مضمون نے پیغام بلڈنگس میں کیا اضطراب پیدا کیا اور وہاں کے اشارہ سے کس طرح صاحبزادہ سیف الرحمن صاحب مبلغ غیر مبائعین تحصیل صوابی میں بھاگے بھاگے پھرے۔ اور زروبی کے ان لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑتے رہے۔ اور کیا کچھ سبز باغ دکھا کر عبدالواجد صاحب پسر مولوی احمد صاحب کو لاہور پہونچایا۔

"پیغام صلح" نے لکھا ہے۔ کہ مولانا احمد صاحب کے صاحبزادے مولوی عبدالواجد صاحب نے حال ہی میں اپنی زندگی تبلیغ دین کے لئے وقف کی ہے۔ اور سرکاری نوکری چھوڑ کر تبلیغی ٹریننگ کے لئے مرکز میں آگئے ہیں۔

جناب من۔ آپ کے امیر صاحب کئی سالوں سے زندگی وقف کرنے والے نوجوانوں کی تلاش کر رہے ہیں۔ مگر اس عرصہ میں کوئی ایسا نوجوان ان کے ہاتھ نہ آیا۔ جو دین کے لئے زندگی وقف کرتا اب کیا وجہ ہوئی۔ کہ مولوی عبدالواجد صاحب نے حال میں اپنی زندگی وقف کی۔ اس نے پہلے نہ کی۔ اور سرکاری نوکری پہلے کیوں نہ چھوڑی ::

ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مولوی عبدالواجد صاحب نے حال ہی میں اپنی زندگی وقف کی (پیغام صلح ۱۳ اگست ۱۹۳۹ء) مگر خود مولوی عبدالواجد صاحب ۱۲ اگست کے پرچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ میں نے ماہ مئی میں لاہور درخواست بھیجی تھی۔ معلوم نہیں۔ دونوں میں سے کون سچا ہے۔ مولوی صاحب کی ماہ مئی میں درخواست بھیجنا۔ یا ایڈیٹر صاحب پیغام کا حال میں زندگی وقف کرنے کا اعلان کرنا ہمارے نزدیک ایڈیٹر صاحب کا بیان قابل ترجیح ہے۔ کیونکہ یہ واقعات پر مبنی ہے ::

پھر ذرا مولوی عبدالواجد صاحب سے یہ بھی فرما دیں۔ کہ جن لوگوں کے زیادہ قریب ہونے کی انہوں نے کوشش کی۔ مولوی احمد صاحب کی وفات کے بعد انہوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ غالباً ان کا پہلا سلوک یہی تھا۔ کہ نقب لگا کر ان کے گھر سے کپڑے تک چرا کر لے گئے۔ کیا اس اعلان کا جو انہوں نے اب احمدی ہونے کے متعلق کیا ہے۔ یہ بھی ایک سبب نہیں ہے؟

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" آپے سے باہر ہونے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ ہوش و حواس قائم رکھ کر مندرجہ ذیل مطالبات کا جواب دیں :-

۱ - ہمارے سب سے پہلے گواہ مولوی محمد علی صاحب آپ کے امیر ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ مولوی احمد صاحب نے اپنے عقائد سے بیزاری کا خط مولوی صاحب موصوف کو لکھا تھا۔ آپ ان کی طرف سے بیان شائع کرا دیں۔ کہ ان کو کوئی خط مولوی احمد صاحب کی طرف سے نہ مالی امداد کے لئے اور نہ اپنے عقائد سے رجوع کرنے کے بارے میں لکھا گیا ::

۲ - ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب سے تحریری شہادت شائع کرائی جائے۔ کہ انہوں نے ٹوپی میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور ڈاکٹر فتح دین صاحب کے سامنے یہ نہ بیان کیا تھا۔ کہ مولوی احمد صاحب نے حضرت امیر کو ایسا خط لکھا ہے ::

۳ - مولوی عبدالواجد صاحب سے کہیں۔ کہ وہ اس خط کو شائع کر دیں۔ جو جناب مولوی احمد صاحب نے خود یا کسی سے لکھوا کر اپنے عقائد کے بارے میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو دیا تھا۔ اور جس کی بنا پر انہوں نے ان کو مسلمان قرار دیا تھا۔ اس قسم کی تحریر لکھ کر دینے کا مولوی عبدالواجد صاحب خود بھی اقرار کر چکے ہیں ::

۴ - اخبار "ترجمان سرحد" کے مضمون اعلان ارتداد کے بعد مولوی احمد صاحب قریباً بیس دن زندہ رہے۔ مگر اس اخبار کے اعلان کی ان کی زندگی میں تردید نہ کی گئی۔ اس کی معقول وجہ کیا ہو سکتی ہے ::

۵ - اگر مولوی احمد صاحب نے حضرت امیر سے امداد کی درخواست نہ کی تھی۔ تو آپ کا یہ لکھنا کہ حالت بیماری میں ان کو بڑا تکلیف رہی۔ اور اس تکلیف کا ازالہ ان کے سب رشتہ دار اس وقت کچھ مدد کرنے کی صورت میں کرنا چاہتے تھے۔ اور بیماری میں ان کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ یہ مدد اور بیماری میں خدمت کس قسم کی تھی۔ کیا وہ سب ڈاکٹر تھے۔ یا حکیم۔ جو ان کا علاج کرنا چاہتے تھے۔ پھر انہوں نے مرض کے علاج کے رنگ میں صلح کے بعد کیا مدد کی ::

۶ - جب غیر احمدی رشتہ داروں نے مولوی صاحب کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ اور صلح کی کوئی تجویز کرنا چاہتے تھے۔ تو وہ صلح کس صورت میں ہوئی۔ کیا وہ سب احمدی ہو گئے یا مولوی صاحب اور ان کے رشتہ دار سب غیر احمدی ہو گئے یا ایک بین بین راہ نکالی گئی جس کا نام منافقت اور مداہنت ہے ::

پہلی صورت تو یقیناً نہیں۔ دوسری صورت کا گواہ اخبار "ترجمان سرحد" ہے۔ اور تیسری صورت کی گواہی مولوی عبدالواحد صاحب نے یوں دے دی کہ "ہمارے رشتہ داروں نے دو مولویوں کو والد صاحب کے پاس بھیجا۔ جنہوں نے والد صاحب سے کہا کہ نہ وہ مکفر ہیں۔ اور نہ ہی انہوں نے ہماری مخالفت میں مدد کی ہے۔ چونکہ وہ عوام سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے ان کے پاس کوئی ایسی تحریر ہونی چاہیئے جس سے پبلک ان پر شک نہ کرے ان کو جماعت کے عقائد لکھ دیئے گئے جس پر انہوں نے کہا کہ ان عقائد والا مسلمان ہوتا ہے۔ اور کافر نہیں ہو سکتا"

ہم ممنون ہوں گے اگر ان ہر دو مولویوں کا مفصل پتہ اور ان کی یہ تحریر کہ جماعت لاہور یا جماعت قادیان مسلمان ہیں کافر نہیں ہو سکتے۔ اخبار "ترجمان سرحد" میں شائع کرا دیں۔ مگر آپ یاد رکھیں ایسا نہیں ہوگا۔

(۷) کیا مولوی عبدالواحد صاحب مولوی عبدالاحد صاحب۔ محمد اسحٰق صاحب۔ محمد افضل صاحب۔ صاحب الدولہ صاحب اور مولوی محمد صاحب اس بات کا اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ وہ سب احمدی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ اور یہ اعلان وہ تحصیل صوابی میں تقسیم کرنا پسند کریں گے۔ اگر اس کے لئے تیار ہوں تو اپنا اعلان اصلی دستخطوں کے ساتھ میرے پاس بھیجدیں میں ان کو اپنے خرچ سے کثرت کے ساتھ چھپوا کر تحصیل صوابی میں تقسیم کر دونگا اور ساتھ ہی ان دو مولویوں کا یہ بیان کہ لاہور کے احمدی مسلمان ہیں۔ اور کافر نہیں ہو سکتے بھیج دیں۔ جن پر ان مولویوں کے اپنے دستخط ہوں۔ میں وہ بھی اپنے خرچ پر شائع کروں گا۔ میں دو ماہ تک اس کا انتظار کروں گا۔

معلوم نہیں ایڈیٹر صاحب پیغام نے کوہاٹ کے مولوی حنیف اللہ صاحب اور ٹیری کے عالم اور پروفیسر عبدالستار صاحب کے بارے میں کیوں چپ سادھ لی۔ اور مولوی احمد صاحب کا اپنے متعلق اپنا نام بتلاتے ہوئے اسمہ احمد کہنے پر کیوں روشنی نہ ڈالی۔ اور یہ بات خاموشی سے کیسے برداشت کی۔ کہ صحیح بخاری کا ترجمہ اور حمائل کا ترجمہ اور اس کے نوٹ دراصل مولوی صاحب کی کاوش طبع کا نتیجہ ہیں جنہیں مولوی محمد علی صاحب اپنی محنت کا پھل بتاتے ہیں۔

مولوی عبدالواحد صاحب نے یا جس صاحب نے ان کے نام سے مضمون ۱۲ اگست کے پیغام صلح میں شائع کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیشگوئی لیمزقنہم کے بارے میں میری توجہ اپنی طرف مبذول کرانا چاہی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس کے متعلق میں عنقریب ان کی خدمت میں کچھ عرض کروں گا۔

خاکسار مرزا عبدالرحمٰن احمدی
از پشاور

نامہ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ

ماہ جولائی میں ایک سو افراد آغوش احمدیت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمین گولڈ کوسٹ میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۷ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۹۴ لیکچر دیئے گئے۔ ۱۶۸۹۳ سامعین ان تقاریر میں شامل ہوئے ۱۵۰۰ افراد سے پرائیویٹ ملاقات کے ذریعہ مذہبی گفتگو کی گئی۔ ایک سو نو مبایعین سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ۷۶ کتب متلاشیان حق کو برائے مطالعہ دی گئیں باقاعدہ مبلغین کے علاوہ ۴۰ آنریری مبلغین نے فریضہ تبلیغ ادا کرتے ہوئے ۹۷۲ افراد تک پیغام الہٰی پہونچایا۔ ماہ زیر رپورٹ میں خصوصیت سے Paramount Chiefs اور ان کی رعایا کو تبلیغ کی گئی جو نہایت مؤثر ثابت ہوئی زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں متعلقہ زلازل اور شاندار مستقبل احمدیت کو مدنظر رکھا گیا۔ دو ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ایک فرانسیسی علاقہ میں سلسلہ کا عربی لٹریچر روانہ کیا گیا۔ ہمارے ایک احمدی دوست جو کہ گولڈ کوسٹ کے باشندہ ہیں لیکن عرصہ چھ سال تک فرانسیسی علاقہ میں بطور پولیس انسپکٹر کام کرتے رہے ہیں۔ انگریزی اور فرنچ میں مہارت رکھنے کے علاوہ دس کے قریب ملکی زبانیں بھی جانتے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے سروس سے ریٹائر ہو کر یہاں آئے ہیں۔ انہوں نے عیسائیت کے متعلق بعض ٹریکٹوں کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں شروع کر دیا ہے۔ کچھ عرصہ تک انشاء اللہ فرنچ زبان میں لٹریچر شائع کر کے فرنچ علاقہ میں بھیجدیا جائیگا بلکہ انہوں نے خود ہی خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ وہ اپنے خرچ پر چند ماہ کے لئے لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے جائیں گے جزاہ اللہ احسن الجزاء

۱۵ جولائی سے تمام احمدیہ مدارس تعطیلات ختم ہونے کے بعد دوبارہ کھل گئے ہیں۔ دوران تعطیلات میں انسپکٹر آف سکولز نے کوامانا احمدیہ سکول کی رپورٹ معائنہ ارسال کی انسپکٹر موصوف نے ہمارے سکول کی گرانٹ ۶۰ فی صدی سے ۷۵ فی صدی تک بڑھا دی فالحمد للہ علیٰ ذالک

عرصہ زیر رپورٹ میں ہر روز بعد نماز فجر قرآن مجید، حدیث شریف کشتی نوح و تذکرہ کا درس جاری رہا۔ نیز طلباء مبلغین کلاس کو قرآن مجید با ترجمہ و استفتاء اور صرف و نحو کے اسباق دیئے گئے۔

خاکسار۔ نذیر احمد مبشر سیالکوٹی
مبلغ گولڈ کوسٹ

~~~~~~~~

ضروری اعلان قابلِ توجہ موصیان

سالانہ حساب ۳۸-۱۹۳۹ء کا تیار ہو کر موصیان کو بھیجا جا چکا ہے۔ اس سے ہر موصی کو اپنے بقایا کا علم ہو چکا ہے۔ صدر انجمن کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ تک ادا نہیں کرتا اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔ کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے خود اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔ اور جس قدر روپیہ موصی ادا کر چکا ہوگا۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو جائے۔ بقایا داران کے نام آخری نوٹس بھیجا جا رہا ہے۔ پھر بھی اگر قاعدہ کے ماتحت نہ بقایا ادا کیا گیا۔ اور نہ اپنی معذوری بتا کر دفتر سے مہلت حاصل کی گئی۔ تو ایسے بقایا داران کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔ پھر کسی کو افسوس نہ ہو۔

(نوٹ:۔ جس شخص کی وصیت منسوخ ہو جائے گی۔ دوبارہ اس کی وصیت قابلِ قبول نہ ہوگی۔ جب تک کہ وہ سارا بقایا ادا نہ کر دے۔)

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان
~~~~~~~~

"الفضل" کے خلاف احرار کا ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ

الفضل کے خلاف مولوی عنایت اللہ احراری کے مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی میں گذشتہ پیشی پر جو کاروائی ہوئی وہ درج ذیل کی جاتی ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی عنائت اللہ احراری کا بیان

مولوی عنائت اللہ پر مکرر جرح کی گئی جس کے جواب میں اس نے حسب ذیل بیان دیا۔

مجھے معلوم نہیں کہ کسی ریزولیوشن کے ذریعہ مولوی حبیب الرحمٰن نے مجھے امیر احرار قادیان مقرر کیا تھا۔ مجھے شوق محمد گواہ نے اس ریزولیوشن کی نقل نہیں بھیجی تھی۔ جس کا اس نے اپنے بیان میں ذکر کیا ہے۔ اور جس میں "الفضل" کے اس مضمون کا ذکر ہے۔ جس کی بنا پر میں نے مقدمہ دائر کیا ہے میں کسی یونیورسٹی کی طرف سے کوئی ڈپلومہ یا سند یافتہ نہیں ہوں۔ مولوی محمد حیات۔ اور حاجی عبدالرحمٰن دونوں احراری ہیں۔ ان دونوں پہ جماعت احمدیہ کے خلاف تقریریں کرنے کی وجہ سے حکومت نے مقدمات چلائے اور ان کو سزائیں ہوئیں۔ محمد حیات قادیان میں رہتا ہے۔ اور عبدالرحمٰن بٹالہ میں۔ میں تجارتی کاروبار کرتا ہوں۔ مگر میں یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ مجھے ماہوار کیا آمدنی ہوتی ہے میں یہ بھی نہیں بتا سکتا دس روپے یا سو روپیہ ماہوار آمدنی ہوتی ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے اپنی کسی تقریر میں چوریوں کا ذکر "الفضل" کے مضمون کے حوالہ سے کیا ہو۔ میں ہمیشہ چوریوں کے خلاف اپنی تقریروں میں کہتا رہتا ہوں۔ مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ کسی خاص چوری کے متعلق میں نے اپنی کسی تقریر میں ذکر کیا ہو۔ میں نے ان مضامین کے متعلق جو "الفضل" میں چوریوں کے متعلق لکھے گئے اپنے بعض خطبات میں ذکر کیا ہوگا۔

مجھے یاد نہیں کہ "الفضل" میں اس مضمون سے پہلے جس کی بنا پر مقدمہ چلایا گیا۔ جو مضامین قادیان میں چوریوں کے متعلق چھپتے رہے۔ ان میں میرا نام لیا گیا۔ میں نے یہ تحریر پڑھ لی ہے۔ جو وکیل صفائی نے پیش کی ہے میں نے اکتوبر ۱۹۳۵ء میں اس قسم کی تقریر کی تھی۔ گو میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے یہی الفاظ کہے تھے۔ لیکن میں ان الفاظ کا انکار بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے پولیس کی طرف سے کوئی ہدائت نہیں۔ کہ میں پولیس چوکی قادیان میں باقاعدہ حاضر ہوتا رہوں۔ پولیس چوکی میں میرا ہسٹری شیٹ نہیں۔ (اس موقع پر خود بخود مولوی عنایت اللہ نے ایڈیٹر و پرنٹر الفضل اور ان کے وکیل کی طرف مونہہ اٹھا کر کہا "تم اور تمہاری جماعت بدمعاش ہوگی" اور جب شہادت ختم ہونے کے بعد اسے اس کا بیان پڑھ کر سنایا گیا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے تم کے لفظ سے پہلے لفظ "شائد" بھی استعمال کیا تھا۔ اس پر عدالت نے یہ نوٹ کرایا۔ کہ گواہ نے جس وقت بیان دیا تھا۔ اس وقت اس کا بیان درست طور پر لکھا گیا تھا۔)

گذشتہ سال زیر دفعہ ۱۰۸ میری ضمانت ہوئی تھی۔ مجھے زیر دفعہ ۱۴۴ الف تعزیرات ہند ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ جو ہائی کورٹ میں نو ماہ رہ گئی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ جس تقریر کی بناء پر مجھے سزا ہوئی تھی۔ اس میں میں نے احمدیوں پر بھی کوئی حملے کئے تھے یا نہیں۔ ڈیفنس کمیٹی قادیان جس کا میں قائم مقام پریذیڈنٹ ہوں رجسٹرڈ نہیں ہے۔ اس کے باقاعدہ رجسٹر ہیں۔ اور ریزولیوشن باقاعدہ رجسٹر میں درج کئے جاتے ہیں۔ میں وہ رجسٹر پیش کر سکتا ہوں اگر عدالت طلب کرے ہمارے پاس ڈیفنس کمیٹی کی اگزیکٹو کمیٹی کے ممبروں کی لسٹ ہے۔ تمام ممبروں کی کوئی لسٹ نہیں ہے۔ اور میں یہ نہیں بتا سکتا کہ انکی کیا تعداد ہے۔ اس کمیٹی کی ممبری کیلئے کوئی مقررہ چندہ نہیں ہے اس کی ممبری کیلئے کسی مقررہ فارم پر درخواست نہیں دینی پڑتی۔ اور نہ کوئی فارم پر کرکے دینا ہوتا ہے اس مقدمہ کے دوران میں میں نے پبلک سے قادیان کی مسجد میں اس مقدمہ کو چلانے کے لئے چندہ کی کوئی اپیل نہیں کی۔ یوں میں مقدمات کیلئے ہمیشہ چندہ کی تحریک کرتا رہتا ہوں۔

اخبار "مشکلکشا" مؤرخہ ۱۴ جون ۱۹۳۵ء کے صفحہ سات پر جو مضمون چھپا ہے وہ میرا ہے۔ اسی طرح "مشکلکشا" مؤرخہ ۳ جون ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۲ پر جو مضمون ہے وہ بھی میرا ہے۔ اخبار "مجاہد" مؤرخہ ۹ اپریل ۱۹۳۶ء کے صفحہ سات پر جو مضمون ہے وہ بھی میرا ہے۔ مگر عنوان میرا نہیں ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ "الفضل" مؤرخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء و ۳ فروری ۱۹۳۵ء میں جو مضمون اگزبٹ D.E چھپا ہے۔ وہ اس وقت میرے علم میں آیا تھا یا نہیں۔ وہ قرارداد بھی جو متعدد احمدی جماعتوں کی طرف سے اس ٹریکٹ کے خلاف جو میں نے مرزا صاحب کے خلاف شائع کیا تھا۔ الفضل کے مختلف پرچوں میں شائع ہوئیں۔ میں نے دیکھی تھیں۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے "الفضل" مؤرخہ ۔ اسی ۱۹۳۵ء کا آرٹیکل اگزبٹ D.F پڑھا یا نہیں۔ وہ ٹریکٹ میرا لکھا ہوا تھا۔ جسے گورنمنٹ نے ضبط کر لیا تھا۔ یہ میرا خیال ہے اس وجہ سے میں نے اس ٹریکٹ کو دوبارہ نہ چھاپا۔ اور نہ شائع کیا۔ اس ٹریکٹ کا عنوان تھا "مرزا قادیانی مرد تھا یا عورت" "الفضل" میں متعدد مضامین میری تقریروں اور میرے اس ٹریکٹ کے خلاف چھپتے رہے۔

کنج بہاری کا بیان

ایک ہندو کنج بہاری نے مکرر جرح کے جواب میں کہا۔ زیر دفعہ ۱۰۸ تعزیرات ہند میری ضمانت احمدیوں کے خلاف تقریر کرنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اس ضمانت کی میعاد جنوری ۱۹۳۹ء میں ختم ہو گئی تھی۔ میں ہمیشہ احمدیوں کے خلاف تقریریں کرتا رہتا ہوں۔ میں ڈیفنس کمیٹی قادیان کا ممبر ہوں۔ اس کمیٹی کے تمام ممبروں کی فہرست دفتر میں موجود ہے۔ صحیح تعداد مجھے یاد نہیں۔ مولوی عنایت اللہ مدعی اس کا سیکرٹری۔ اور سردار پرتاپ سنگھ پریذیڈنٹ ہے۔ گذشتہ موقعہ پر جب اس مقدمہ میں میری شہادت ہوئی۔ میں بٹالہ میں ایک دوسرے مقدمہ کے سلسلہ میں آیا ہوا تھا۔ جو ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا تھا۔ مولوی عنایت اللہ نے مجھے پہلے سے اس مقدمہ میں گواہی دینے کیلئے کہا ہوا تھا۔ اور اس روز اس نے مجھے عدالت میں پیش کر دیا۔ جو شخص ڈیفنس کمیٹی کا ممبر بننا چاہے اسے ایک فارم پر کرنا پڑتا ہے۔ میں نے بھی وہ فارم پر کرکے دیا تھا۔ ایسے تمام فارم اور رجسٹر پنڈت دھرت رام جائنٹ سیکرٹری کی تحویل میں رہتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً ممبران ایگزیکٹو کمیٹی کے سامنے منظوری کیلئے پیش کئے جاتے ہیں سیکرٹری اور پریذیڈنٹ دونوں ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں میں قادیان میں تھا۔ میں الفضل کا باقاعدہ خریدار نہیں۔ مگر کبھی کبھی اسے پڑھتا ہوں۔ میں قادیان میں ہی تھا۔ جب میں نے آرٹیکل اگزبٹ (P.A) پڑھا۔ اور میں مولوی عنایت اللہ کے پاس اظہار ہمدردی کیلئے گیا۔ اس مضمون کے سلسلہ میں ڈیفنس کمیٹی نے الفضل کے خلاف کوئی ریزولیوشن پاس نہیں کیا۔ البتہ مولوی عنایت اللہ سے اپنی پوزیشن صاف کرنے کا مطالبہ کیا تھا مجھے یاد نہیں کہ احرار نے کوئی ایسا ریزولیوشن پاس کیا یا نہیں۔ جہانتک مجھے یاد ہے۔ مولوی عنایت اللہ کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کیلئے زبانی ہی کہا گیا تھا۔ میں اخبار مشکلکشا کا ایڈیٹر اور پروپرائٹر تھا۔ میں نے یہ اخبار احمدیوں کے نظام پر روشنی ڈالنے کیلئے جاری کیا تھا۔

RUH-I-SHABAB
REGD
روح شباب میں میاں بیوی کی حقیقی لذت اور محبت کا راز مضمر ہے
روحِ شباب (رجسٹرڈ) چشمۂ زندگی کی مایۂ ناز دوا
کو چند ہی روز استعمال کرنیکے بعد ہر انسان اپنے معدہ میں تقویت۔ دل میں فرحت دماغ میں ایک خاص قسم کے سرور کی لذت کو محسوس کرتا ہے۔ اعصابی کمزوری اگر بیس سال کی بھی ہو، تو ایک دو ہی ہفتہ میں کامل طور پر صحت ہو جاتی ہے۔ حقیقتاً یہی ایک اکسیر ہے جس سے بڑی عمر کے مایوس العلاج انسان اور عالم شباب میں جوانی کو برباد کرنیوالے نوجوان حقیقی راحت اور دائمی صحت حاصل کر سکتے ہیں شیشی کلاں عہ روپیہ خورد شیشی عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔
ملنے کا پتہ:- منیجر یونان فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب

اہم ملکی حالات اور واقعات

آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر مرکزی اسمبلی میں

شملہ سے ۷ ستمبر کی اطلاع ہے کہ آج جب مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لیڈر آف دی ہاؤس نے بیان فرمایا۔ کہ آج ہم ایک ایسی ٹریجڈی (اندوہناک واقعہ) کے سایہ میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ جو ممکن ہے۔ ان تمام مصیبتوں سے جو آج تک نسل انسانی پر آئی ہیں۔ بڑی ثابت ہو۔ ہٹلر نے دنیا میں جو آگ لگا دی ہے ابھی نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس حد تک پھیلے۔ کتنی شدید تباہیوں کا موجب ہو۔ اور اسکا کیا صورت اختیار کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اس مرحلہ کی نزاکت کو جس نے اچانک ہمیں آ دبا یا ہے۔ پوری طرح احساس کرے گا۔ اور خیر۔ لزل جرأت اور عزم کے ساتھ ملک اور ملک معظم کی طرف اپنا فرض ادا کرنے کو تیار رہے گا۔ جنگ کے نتیجہ میں چونکہ سرکاری حکام کی ذمہ داریاں اور پریشانیاں بڑھ جائیں گی۔ اس لئے جو کام ہاؤس کے سامنے لایا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبر اسے ایسے طریقہ سے سرانجام دیں گے۔ کہ سرکاری حکام کو ہاؤس سے باہر اپنے مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کے لئے کافی وقت مل سکے۔ وائسرائے نے جو آرڈیننس جاری کئے ہیں۔ وہ بغرض اس ہاؤس کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ موجودہ حالات کی اہمیت کے پیش نظر ہاؤس ان کی فوری منظوری دیدے گا۔ وائسرائے ہند نے ۱۱ ستمبر کو سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبروں کے سامنے تقریر کرنی تھی۔ مگر اب یہ تقریر ۱۱ ستمبر کی صبح کو ہوگی۔ پہلے یہ تاریخ سرکاری کام کے لئے مقرر کی تھی۔ مگر اب اس کے لئے کوئی دوسرا دن مقرر کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل پنجاب کے نام وزیر اعظم کا پیغام

سر سکندر حیات خان صاحب نے شملہ سے ۷ ستمبر کو یہ بیان شائع کیا ہے۔ کہ جرمنی کی ہوسناکی نے دنیا کو پھر ایک تباہ کن جنگ میں دھکیل دیا ہے اور امن پسند کی تمام مساعی ناکام ہو چکی ہیں۔ اب بحث و تمحیص کا وقت نہیں۔ بلکہ عمل کا وقت ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے پنجابی بھائیوں سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرائض کا بخوبی احساس کریں۔ اور مادر وطن کے تحفظ نیز عدل و انصاف کے بقاء کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں۔ انہیں چاہیئے کہ خوراک اور دیگر ضروریات کے اخراجات کم کردیں تاکہ زیادہ سے زیادہ قربانی کے قابل ہو سکیں۔ اور روپیہ وافر ذخیرہ گزشتہ جنگ کی نسبت زیادہ امداد برطانیہ کو دے سکیں۔ حب وطن اس امر کی متقاضی ہے۔ کہ ہم اپنی خدمات ملک کے سپرد کر دیں۔ پنجاب کو اپنی شجاعانہ روایات پر ناز ہے۔ اور مجھے یقین کامل ہے۔ کہ وہ اپنی ان روایات کو از سر نو زندہ کرے گا۔ اور ثابت کر دے گا کہ وہ ہندوستان کی تلوار ہے۔

اس کے بعد اسی روز آپ نے ایک اور بیان میں کہا کہ پنجاب کے مختلف علاقوں سے میرے پاس سینکڑوں خطوط آ چکے ہیں۔ جن میں اپنی خدمات پیش کی گئی ہیں۔ یہ پیغامات اور اطلاعات وقت آنے پر شائع کر دی جائیں گی۔ اور ان میں سے ہر ایک کا جواب دیا جائیگا۔ مگر جوابات میں کافی وقت لگیگا۔ اس لئے فی الحال میں اس بیان کے ذریعہ ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اپنے پنجابی بھائیوں سے یہی توقع ہے کہ وہ اس موقع پر اپنے فرائض کا بخوبی احساس کریں گے۔

وزیر اعظم پنجاب کا نیا عہدہ

چونکہ پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خان صاحب ہندوستان کی مرکزی

دفاعی مجلس مشاورت کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ اور اس کام کے لئے انہیں کافی وقت دینا پڑے گا۔ اس لئے انہوں نے اپنے مفوضہ فرائض اپنے رفقاء کار میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ لاہور سے ۷ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ سیاسی حلقوں میں اس ضمن میں کئی باتیں مشہور ہو رہی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ سر سکندر کو وزارتی کاموں کے لئے کوئی وقت نہیں ملیگا۔ اور وزارت پارٹی کسی اور شخص کو قائم مقام وزیر اعظم بنانے پر مجبور ہو جائے گی۔ اور اس قائم مقامی کے لئے نواب شاہ نواز خان صاحب آف ممدوٹ مسٹر چھوٹو رام اور خان بہادر نواب مظفر خان صاحب کے نام لئے جا رہے ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ سر سکندر نے نواب صاحب ممدوٹ کو شملہ بلایا ہے۔ اور آپ روانہ ہو چکے ہیں۔ عام قیاس یہی ہے کہ یہ دعوت اسی سلسلہ میں ہے۔

ہندوستانی افواج کے متعلق چیٹفیلڈ کمیٹی کی رپورٹ

شملہ سے ۷ ستمبر کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے چیٹفیلڈ کمیٹی کی سفارشات کا خلاصہ شائع کر دیا ہے۔ جس میں ہندوستانی افواج کی موجودہ پوزیشن اور جدید تنظیم کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کمیٹی کی سفارش ہے۔ کہ جدید فوجی تنظیم کے لئے ۴۵ کروڑ روپیہ درکار ہے جس میں سے $33\frac{3}{4}$ کروڑ تو حکومت برطانیہ نے حکومت ہند کو اپنی طرف سے دیا ہے۔ اور باقی $11\frac{1}{4}$ کروڑ بھی بطور قرض دے گی۔ جو پانچ سال کے عرصہ میں بلا سود واپس کیا جائے گا۔ ایک اور سفارش یہ ہے کہ ہندوستان میں مقیم گورہ افواج میں ۲۵ فیصدی تخفیف کر دی جائے۔ یعنی دو گورہ رسالے۔ تین مسلح رجمنٹیں اور چھ پیدل پلٹنیں توڑ دی جائیں اور ہندوستانی افواج کو ہی یورپین افواج کے معیار پر لایا جائے۔ اور لڑائی کے جدید طریقوں کی تربیت دی جائے۔ توپ خانوں کو جدید لائٹ ٹینکوں اور مسلح کاروں سے مسلح کیا جائے۔ سوار ہندوستانی رجمنٹوں کو بھی مسلح ٹینک اور کاریں مہیا کی جائیں۔ ۱۹۴۰ء کے آخر تک ہندوستان کے لئے ایک ہوائی بیڑہ تیار کر دیا جائے۔ سواحل کی حفاظت کے لئے بندرگاہوں پر والنٹیر بھرتی کئے جائیں رائیل انڈین نیوی میں اس وقت صرف دو جہاز ہیں۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ کم سے کم آٹھ مزید جہاز مہیا کئے جائیں۔ ہندوستان میں اسلحہ فیکٹریاں قائم کی جائیں۔ اور جو قائم ہیں۔ ان کو وسعت دی جائے تا اسے کسی دوسرے ملک کا دست نگر نہ ہونا پڑے۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ ہندوستان چونکہ برطانوی سلطنت کا ایک اہم جزو ہے اس لئے اس کی فوج اتنی مضبوط ہونی ضروری ہے۔ کہ ضرورت کے موقعہ پر باہر بھی بھیجی جا سکے۔ اور صرف لوکل ڈیفینس کے لئے ہی کافی نہ ہو۔ اور چونکہ اس ملک کی مالی حالت اس قابل نہیں۔ اس لئے حکومت برطانیہ بیس لاکھ پونڈ سالانہ کی امداد اس وقت تک جاری رکھے کہ ہندوستان اپنے اخراجات برداشت کرنے کے قابل ہو سکے۔ ستمبر ۱۹۳۸ء میں حکومت برطانیہ نے حکومت ہند کو ۷۱ لاکھ پونڈ کی رقم ہندوستان کا ہوائی بیڑہ تیار کرنے کے لئے دی تھی۔ کمیٹی نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا ہے کہ اس کی تیاری کا کام ہو رہا ہے۔ کمیٹی نے اس تجویز کو نا قابل عمل قرار دیا ہے کہ سرحدوں کے تحفظ کے لئے خاص تربیت یافتہ فوج کے علیحدہ دستے مقرر کئے جائیں۔

غیر ملکی اہم واقعات

ایک برطانوی جہاز کی غرقابی کی تفاصیل

لنڈن سے ۴ ستمبر کو وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈانلڈسن کمپنی کے ایک جہاز "ایتھینیا" کو جس میں چودہ سو مسافر سفر کر رہے تھے۔ جزائر ہیبرائیڈز سے دو سو میل مغربی جانب ایک جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو سے غرق کر دیا ہے۔ یہ جزائر برطانوی مقبوضات میں شامل اور سکاٹ لینڈ کے مغرب میں واقع ہیں۔ مسافروں میں ۳۱۱ امریکن اور کینیڈین تھے اور اکثر خطرہ جنگ کے پیش نظر اپنے اوطان کو واپس جا رہے تھے جنگ کے بین الاقوامی قانون کے رو سے تجارتی جہازوں پر حملہ کرنا ناجائز ہے۔ اور اگر ایسا کرنا ہی ہو۔ تو جہاز والوں کو خبر دار کئے بغیر ایسا کرنا ممنوع ہے۔ مگر جرمن آبدوز نے ان دونوں قواعد کی خلاف ورزی کی ہے۔

یہ جہاز لورپول سے مسافروں کو لے کر کینیڈا جا رہا تھا۔ صدر جمہوریہ امریکہ کے سکرٹری نے جرمنی کے اس اقدام کے خلاف سخت پروٹسٹ کیا اور کہا ہے۔ کہ جرمنی اس کی غرقابی کے لئے کوئی وجہ جواز پیش نہیں کر سکتا۔ اس پر کوئی سامان جنگ اور گولی بارود بار نہ تھا۔ کہ اس قسم کا اقدام ضروری سمجھا جا سکے۔

معلوم ہوا ہے کہ کم و بیش تمام مسافروں کو بچا لیا گیا ہے۔ جونہی جہاز غرق ہونے لگا۔ مسافر کشتیوں میں کود گئے۔ اس دوران میں اس حادثہ کی اطلاع پا کر دوسرے جہاز بھی مدد کو پہنچ گئے اور بڑی ہمت کے ساتھ ڈوبتے ہوئے مسافروں کو بچا لیا گیا۔

جنگ سے امریکہ کی غیر جانبداری

واشنگٹن سے ۴ ستمبر کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس جنگ میں امریکہ غیر جانبدار رہے گا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ افراد کی آراء و افکار پر بھی کوئی پابندی ہے۔ انہیں غیر جانبداری یا اپنے ضمیر کی آواز کے خلاف اقدام پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ بدامنی خواہ کہیں پیدا ہو۔ وہ تمام عالم کے امن کو مخدوش کر دیتی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہر لفظ جو ہوا کے ذریعہ ہم تک پہنچتا ہے ہر جہاز جو سمندر میں چلتا ہے۔ اور ہر لڑائی جو لڑی جاتی ہے۔ اس کا اثر امریکہ کے مستقبل پر لازماً پڑتا ہے۔ اس لئے گو جنگ کا آغاز ہو چکا ہے۔ مگر امریکہ مصالحت کرانے کے لئے اب بھی پوری پوری کوشش کرے گا۔ اور میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ امریکہ جنگ میں شریک نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے عمل سے ثابت کر دے گا کہ اس کی غیر جانبداری صحیح معنوں میں غیر جانبداری ہے۔

اٹلی نے جرمنی کا ساتھ کیوں نہیں دیا

مسولینی نے جنگ میں غیر جانبدار رہنے کا جو اعلان کیا ہے۔ اور ہٹلر نے اس کے نام جو پیغام ارسال کیا ہے۔ اس کے کئی معنے لئے جا رہے ہیں۔ لنڈن کے اخبار ٹائمز کا خیال ہے کہ اٹلی میں اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر فرانس اور انگلستان نے جرمنی پر حملہ کر دیا۔ تو بھی اٹلی کی غیر جانبداری قائم رہے گی۔ لیکن ایک خیال یہ بھی ہے۔ کہ مسولینی نے اس اعلان میں مستقبل میں پیش آمدہ حالات کے مطابق اقدام کرنے کی گنجائش رکھ لی ہے۔ اور موقع آنے پر اٹلی ضرور جرمنی کی امداد کے لئے میدان میں آ جائے گا۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے۔ کہ اس غیر جانبداری کا منشاء صرف یہ ہے۔ کہ اگر فرانس و برطانیہ جرمنی کی ناکہ بندی کریں۔ تو اٹلی کے رستہ اسے ہر قسم کی امداد ملتی رہے۔ اٹلی ہر طرف سے حملہ کے لئے کھلا پڑا ہے۔ اگر وہ لڑائی میں شریک ہو جائے تو اس کی ناکہ بندی بھی بڑی آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ جس سے جرمنی کو سخت نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے جرمنی کے مفاد کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو اٹلی جنگ سے باہر رہے۔ اس غیر جانبداری سے اتحادیوں کو نقصان اور جرمنی کو فائدہ رہے گا۔

یورپین ممالک کی فوجی طاقت

آغاز جنگ کے بعد مختلف ممالک کی صرف بری افواج کی تفاصیل شائع ہو چکی ہیں جن سے یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ اگر اٹلی بھی جرمنی کے ساتھ شریک ہو جائے۔ تو دونوں کی متحدہ فوج ستائیس لاکھ سے زیادہ نہ ہو سکے گی۔ لیکن اتحادی افواج کی تعداد پونے انتیس لاکھ ہے۔ جرمنی کی بری فوج ساڑھے سترہ لاکھ اور اٹلی کی ساڑھے نو لاکھ ہے۔ فرانس کی دس لاکھ برطانیہ کی چھ لاکھ۔ پولینڈ پانچ لاکھ۔ ترکی تین لاکھ۔ یونان دو لاکھ اور رومانیہ پونے تین لاکھ ہے۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے ممالک کی طاقت حسب ذیل ہے ہنگری دو لاکھ۔ یوگوسلاویہ تین لاکھ۔ بلجیم ایک لاکھ۔ ہسپانیہ ڈیڑھ لاکھ بلغاریہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار اور سوئیٹزرلینڈ تیس ہزار۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام جرمن باشندوں کے نام

لنڈن سے ۴ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ گذشتہ شب مسٹر چیمبرلین نے جرمن باشندوں کے نام ایک سپیشل تقریر براڈکاسٹ کی جس میں کہا۔ کہ ہمارا ملک آپ کے ملک کے ساتھ برسر پیکار ہے۔ آپ کی حکومت نے خواہ مخواہ پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ اور ہم اس کی حفاظت کے لئے مجبور و پابند ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس سے وعدہ کر رکھا تھا۔ ہٹلر نے کہا ہے۔ کہ پولینڈ نے صلح کی تجاویز کو ٹھکرا دیا۔ لیکن پولش سفیر کے ساتھ ہٹلر نے جو نامناسب رویہ اختیار کیا۔ اسے مصالحانہ نہیں کہا جا سکتا۔ مصالحت ہمیشہ آزادانہ اور مساوی شرائط پر ہوا کرتی ہے۔ ورنہ کوئی باوقار حکومت۔ اس کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ برطانیہ میں کسی شخص کو جرمن لیڈروں کے وعدوں پر اعتماد نہیں رہا۔ ہٹلر نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ معاہدہ لوکارنو کا پابند رہے گا۔ مگر اسے خود ہی توڑ دیا۔ اس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ چیکوسلواکیہ علاقہ کو جرمنی میں شامل نہیں کرے گا۔ مگر اسے توڑ دیا۔ معاہدہ میونخ کے وقت اس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اب وہ یورپ میں کسی مزید علاقہ کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ مگر اسے توڑ دیا۔ پھر اس نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ پولینڈ کی سرحد پر دست درازی نہیں کرے گا۔ مگر اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ سالہا سال سے حلفیہ بیان کر رہا تھا۔ کہ وہ بالشوزم کا جانی دشمن ہے مگر اب روس کے ساتھ دوستی گانٹھ چکا ہے۔ بایں وجوہات ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں۔ کہ اس کے نزدیک کسی معاہدہ کی اتنی قیمت بھی نہیں۔ جتنی اس کاغذ کی جس پر وہ لکھا جاتا ہے آپ لوگوں سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں کوئی عداوت نہیں۔ بلکہ ہم نے صرف اس ظالمانہ حکومت کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔ جس نے نہ صرف آپ لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔ بلکہ مغربی تہذیب کو بھی خطرہ میں ڈال رکھا ہے۔

جرمنی میں خوراک پر شدید پابندیاں

برلن سے ۴ ستمبر کی اطلاع ہے کہ ہٹلر نے جرمنی میں بسیار خوری کی ممانعت کر دی ہے۔ ہوٹلوں کے مالکان کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ گاہکوں کا بچا ہوا کھانا قیمہ کر کے پھر استعمال میں لایا جائے گذشتہ سال سے یہ قاعدہ بنایا جا چکا ہے۔ کہ مکھن کے استعمال میں ہر شخص پندرہ فیصدی کمی کر دے اس غرض کے لئے مکھن کا رب استعمال کئے جاتے ہیں۔ مچھلی کے تیل سے مکھن کی کمی پوری کی جاتی ہے جنگلی جانوروں کی چربی کے استعمال کی عام اجازت دیدی گئی ہے۔ جو لوگ روٹی کی تجارت کرتے ہیں ان کے لئے لازمی ہے۔ کہ گندم کے آٹے میں کچھ آلو کا آٹا بھی شامل کریں۔ تازہ روٹی کی فروخت بالکل ممنوع ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ کھائی جاتی ہے۔ نیز حکم دیا گیا ہے۔ کہ مرغیوں اور دوسرے جانوروں کو اناج کھانے کے لئے ہرگز نہ دیا جائے۔ جانوروں کے چارہ میں زیادہ تر آلو اور گنا استعمال کیا جاتا ہے۔ پہلے جرمن گوشت۔ روغن اور شراب کا استعمال زیادہ کرتے تھے۔ مگر اب محکمہ صحت عامہ نے حکم دیا ہے۔ کہ پھل سبزیاں اور دودھ کا استعمال زیادہ کیا جائے۔ اور لکھا ہے کہ بسیار خوری صرف صحت کے لئے ہی مضر نہیں بلکہ قومی غداری بھی ہے۔